سوال

مسجد میں قبر بنانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی قبر مسجد میں ہے، جبکہ مسجد میں قبر کا ہونا جائز نہیں ہے، جب الولید نے مسجد کو وسیع کیا تھا، کیا کسی تابعی نے اس کام پر تنقید کی تھی۔؟ اگرہاں تو حوالوں سے ثابت کریں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس سوال کے دو حصے ہیں :

١۔ایک یہ کہ کیا اہل علم نے مسجد کی توسیع میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو شامل کرنے کو پسند کیا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ سلفی اہل علم نے اسے پسند نہیں کیا ہے کیونکہ یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے خلاف ہے، جس میں یہ موجود ہے کہ انبیا کی قبروں کو مساجد نہ بنالو۔

ا لح المنجد اس بارے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں :

، حدیث میں ہے کہ : "اللہ تعالی یہودیوں پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنالیں..... الخ" مدینہ میں مسجد نبوی کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہونے کے بارہ میں کیا کہا جائیگا ؟

الحمد للہ :

اور آج بھی کلام کی جاتی رہی ہے، مساجد میں قبریں بنانے یا مسجد میں قبروں کو مسجد میں داخل کرنے کو جائز کہنے والوں کا رد کیا گیا ہے، یہاں ہم اپنے بعض محقق علماء کرام کے فتاوی جات ذکر کرینگے، اس سوال میں جو اشکال پیش کیا گیا اس میں تفصیل ہے :

1-شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ال قبر پرست ایک شبہ کا شکار ہیں، وہ یہ کہ :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک مسجد نبوی میں ہے۔

س شبہ کا جواب یہ ہے کہ :

اللہ تعالی عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں دفن نہیں کیا تھا، بلکہ انہیں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حجرہ مبارک میں دفن کیا گیا، اور جب ولید بن عبدالملک نے پہلی صدی کے آخر میں مسجد نبوی کی توسیع کی تو حجرہ کو مسجد میں شامل کرکے ایک برا کام کیا، اور بعض اہل علم نے اسے منع بھی کیا لیکن اس

ز(389-388/5)۔

2-شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

قبر والی مسجد میں نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے ؟

خ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

قبر والی مسجد کی دو قسمیں ہیں :

پہلی قسم

سے قبل ہی وہاں قبر ہو، اس طرح کہ قبر پر مسجد بنادی جائے، ایسی مسجد کو ترک کرنا اور وہاں نماز ادا نہ کرنا واجب ہے، اور جس نے اسے تعمیر کیا ہو اس کے لیے اسے منہدم کرنا ضروری ہے، اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو مسلمان حکمران کو چاہیے کہ وہ اس مسجد کو منہدم کردے۔

دوسری قسم

ل وہاں مسجد ہو، وہ اس طرح کہ مسجد تعمیر کرنے کے بعد وہاں میت دفن کی جائے، تو وہاں سے یہ قبر اکھاڑنا اور میت کو وہاں سے نکال کر عام قبرستان میں لوگوں کے ساتھ دفن کرنا واجب ہے۔ اور ایسی مسجد میں ایک شرط کے ساتھ نماز ادا کرنا جائز ہے، وہ یہ کہ قبر نمازی کے آگے یعنی قبلہ رخ نہ ہو، کیونکہ نبی کر

8ھ

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اللہ تعالی یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا"

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اس وقت فرمایا تھا جبکہ آپ موت کی کشمکش میں تھے، اور اپنی امت کو ان لوگوں کے عمل اور فعل سے ڈرانے اور بچنے کے لیے فرمایا :

جب ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے حبشہ میں دیکھے ہوئے ایک کنیسہ کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا جس میں تصاویر اور مجسمے تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

یہ وہ لوگ ہیں جب ان میں کوئی نیک اور صالح شخص فوت ہو جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے، اللہ تعالی کے ہاں سب سے بری مخلوق یہی ہیں "

ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ب سے برے وہ لوگ ہیں جن پر قیامت قائم ہوگی اور وہ زندہ ہونگے، اور وہ لوگ جنہوں نے قبروں کو مسجدیں بنا لیا "

اسے امام احمد نے جید سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

اور مومن اس پر راضی نہیں ہوتا کہ وہ یہود ونصاری کے طریقہ پر چلے اور نہ ہی وہ اس پر راضی ہے کہ وہ سب سے بری اور شریر ترین مخلوق میں شامل ہو۔

ن (12) سوال نمبر (292)۔

۲۔ جہاں تک اس قبر کو دوسری جگہ منتقل کرنے کا معاملہ ہے تو یہ سد اللذریعہ جائز نہیں ہے یعنی اس میں فتنے کا اندیشہ ہے کیونکہ آپ کی قبر مبارک کو کھولنا خود ایک بہت بڑی آزمائش ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اوقات فتنے کے اندیشے سے ایک کام نہیں کیا جیسا کہ آپ نے بیت اللہ کو

ذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی